السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سمندری سے حاجی محمد رمضان لکھتے ہیں کہ ایک عورت جس کا خاوند فوت ہوچکا ہے اس کے بطن سے اس کی اولاد بھی ہے بیوہ اپنے خاوند کی متروکہ جائیداد کی تقسیم سے پہلے ہی آگے نکاح کرلیتی ہے ایسی عورت کو پہلے خاوند کی جائیداد سے کچھ ملے گا یا اسے نکاح کرنے کی وجہ سے سابقہ خاوند کی جائیداد سے محروم ہونا پڑے گا ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ مذکورہ عورت اپنے خاوند کی جائیداد سے 8/1 لینے کا حق رکھتی ہے کیونکہ خاوند کی اولاد بھی موجود ہے اور یہ حق اسے شریعت نے دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :''اگر تمہاری اولاد ہو تو ان بیویوں کو آٹھواں حصہ دیا جائے اس جائیداد سے جو تم نے چھوڑی ہے ۔(4/النساء 12)

بیوہ کے لیے آگے نکاح کرلینا اس کا حق ہے اور یہ حق اس حق وراثت پر اثر انداز نہیں ہوتا وہ سوگواری کے ایام گزار کر آگے نکاح کرسکتی ہے اگر اس دوران پہلے خاوند کی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی تو الگ بات ہے لیکن اسے اپنے حصے سے محروم نہیں کیا جائے گا یہ ایک جاہلانہ رسم ہے کہ اگر بیوی آگے نکاح کرے تو اسے پہلے خاوند کی جائیداد سے محروم کردیا جائے شریعت میں اس قسم کی رسوم کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے واضح رہے کہ بیوی کو آٹھواں حصہ دینے کے بعد جو باقی جائیداد ہے اس کی حقدار مرحوم کی اولاد ہے ۔(واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:311